© rasailojaraid.com

شورش کاشمیریؒ

مولانا محمد اسحاق مانسہروی علیہ الرحمتہ

ایک زمانے میں محمد اسحاق مانسہروی کا طوطی بولتا تھا۔ وہ پنجاب کے خلافتی رہنماؤں میں سرفہرست تھے۔ تحریکِ خلافت میں نکلے، حکومت نے انہیں گرفتار کیا تو مانسہرہ کا سارا علاقہ گورہ فوج نے گھیر لیا۔ جیل خانہ میں ایسی اذیتیں دی گئیں کہ اُن کی ہڈیاں توڑ دی گئیں...... امیر المجاہدین کے لقب سے معروف ہوگئے۔

غالباً ۱۹۲۲ء کے بعد سیاسیات سے سبکدوش ہوگئے، ان کے معتقدوں نے راولپنڈی میں مسجد انگور بنوادی، اسی میں رہتے اور امامت کرتے۔ عمر بھر شادی نہیں کی، بڑی عمر پائی۔ غالباً نوے سال کے لگ بھگ۔ چونکہ تمام زندگی تجرد میں بسر کی۔ اس لیے اس سن میں بھی کشیدہ قامت، بظاہر سرخ وسفید چہرہ جوں کا توں لیکن جوانی کا رنگ وروغن بڑھاپے کے ہتھے چڑھ گیا۔ بالا بلند، آنکھیں متحرک، لہجے میں کڑک، گھڑسواری سے دلچسپی، خوبصورت گھوڑے گھوڑیاں پالنے اور پھل والے پودے لگانے کا بہت شوق تھا، اولاد کی طرح ان کی پرورش کرتے، انتہائی سادہ، غصیل اور غیرت مند، سیاسی سوجھ بوجھ کچھ زیادہ نہ تھی لیکن جذبہ اور جرأت کے دھنی تھے، ان کا ایک لطیفہ مشہور ہے۔

''فجر نماز پڑھا رہے تھے، پہلے رکوع میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ بھول گئے، ڈیڑھ دومنٹ کھڑے رہے، خدا جانے کیا تعطل پیدا ہوگیا کوئی سورت ذہن میں نہ آرہی تھی...... معاً ایک (پنجابی) دوہا ذہن میں آگیا...... قرأت کی اور پڑھ دیا:

......دیوے وچ تیل نہیں اوں
وَسناں ایں کتھے ماہیا
ملنے دی وہل نہیں اوں
اللہ اکبر

(ترجمہ: چراغ میں تیل نہیں، میرے محبوب تو کہاں ہے؟ کیا ملنے کی فرصت نہیں...... اللہ اکبر)

خود فرمایا کہ مقتدیوں میں دن بھر یہی چرچا رہا کہ حضرت نے آج اللہ تعالیٰ سے براہِ راست گفتگو کی ہے۔

(''بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل''، صفحہ ۲۰۳/ ''قلمی چہرے''، صفحہ ۲۴۳)

© rasailojaraid.com